جلد ۵۳/۱۸ | ۴ وفا ۱۳۴۳ ہش ۲۲ صفر ۱۳۸۴ھ ۴ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں

ہم مسلمان ہیں اور امتِ محمدی ہیں اور کُل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں

(۱) "میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نُصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(۲) "ہم مسلمان ہیں اور امتِ محمدی ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے رُوگردانی کُفر ہے۔ کُل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بد ذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے اتباعِ نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی ہمارا کام یہ ہے کہ اِس دین کی خدمت کریں اور اِس کو کُل مذاہب پر غالب کرکے دکھا دیں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبرِ خدا سے ثابت ہیں اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔" (الحکم ۱۴ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

(۳) "قبولیتِ دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اوّل اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ۔ دوم یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ سوم موہبتِ الٰہی۔" (ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴-۱۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

ربوہ ۳۔ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ضعف میں بھی کمی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نائیجیریا سے بخیریت ربوہ واپس پہنچ گئے

ریلوے اسٹیشن پر اہلِ ربوہ کی طرف سے پُرخلوص خیر مقدم

ربوہ ۳ جولائی۔ نائیجیریا مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نائیجیریا میں قریباً انیس سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲ جولائی کی شام کو معہ اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور باری باری مصافحہ و معانقہ کیا۔

مکرم سیفی صاحب کو نائیجیریا میں انیس سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ پہلی بار ۱۹۴۵ء میں قادیان سے وہاں گئے تھے پانچ سال بعد ۱۹۵۰ء میں آپ واپس آئے اور مختصر قیام کے بعد دوبارہ تشریف لے گئے۔ آپ وہاں مسلسل مزید چودہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد اب مرکزِ سلسلہ میں واپس آئے ہیں۔ واپسی پر آپ کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ نے عمرہ بھی ادا کیا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"تم میں سے کتنے ہیں جو خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کو تیار ہیں"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید۔ ربوہ)

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا کام دن بدن وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور نئے واقفینِ زندگی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ تمام مخلصینِ جماعت اور خصوصاً سندھی اور پشتو بولنے والے اور پنجابی نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ خدمتِ دین کے لئے آگے آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی زندگیاں اِس نیک مقصد کے لئے وقف کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے کہ ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

پھر علامہ ہی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ؎

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو

بظاہر یہ دونوں باتیں متضاد معلوم ہوتی ہیں حالانکہ متضاد نہیں ہیں۔ ان دونوں باتوں میں علامہ مرحوم نے اسلام اور سیاست کے باہمی تعلق کو بیان فرمایا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ اسلام اور سیاست الگ الگ نہیں وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ یا تو خود ہی اپنی بات کو واضح نہیں کر سکتے اور یا ان کے معتقد ان کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔

اسلام ایک دین ہے جو نہ تو محض خالی تولی نظریات کا مجموعہ ہے اور نہ ہی وہ انسانی زندگی کے اعمال سے جُدا ہے۔ اسلام کا بنیادی اصول تقویٰ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ زندگی کے تمام اعمال بجا لاؤ مگر ان میں تقویٰ کو ملحوظ رکھو۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ذالک الکتٰب لاریب فیہ
ھدًی للمتقین۔

یعنی بلاشبہ یہ کتاب ہے جس میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ یعنی وہ متقی لوگ ہیں جو غیب یعنی اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

ان آیات سے واضح ہے کہ محض قیاسی طور پر اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے سے ہی انسان مسلمان نہیں بن جاتا بلکہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت یعنی اپنے تمام کاموں میں عبودیت کا اظہار کرے اور اپنے مال ومتاع اور دیگر قابلیتوں کو جو اللہ تعالےٰ نے اسکو دی ہیں ان کو دنیا کی بہبودی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ گویا ایمان لانے کے ساتھ نیک اعمال بھی ضروری ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالح کا پیوند ضرور لگا ہوا ہے۔

ایک شخص جو غیب پر ایمان لاتا ہے وہ مسلم تو بن جاتا ہے مگر اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالےٰ کا بندہ نہیں بنتا جب تک وہ حقیقی طور پر عبادت گزار اور اعمال صالحہ بجالانیوالا نہیں بنتا اور انہی لوگوں کے لئے قرآن کریم ہدایت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو ہدایات زندگی بسر کرنے کی دی گئی ہیں وہ متقیوں کے لئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایک سچے مومن کے تمام اعمال زندگی تقویٰ پر مبنی ہوتے ہیں۔

اب سیاست بھی انسانی زندگی کا ہی ایک شعبہ ہے جس طرح دوسرے کام زندگی کے شعبہ ہوتے ہیں۔ جس طرح انسان مکلّف ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام کاموں میں تقویٰ کو مدنظر رکھے اسی طرح یہ ضروری ہے کہ سیاست میں بھی تقویٰ ہی کو مدنظر رکھے۔ اس طرح علامہ اقبال مرحوم کے قول ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

کے یہ معنی ہیں کہ سیاست میں بھی اسلامی تقویٰ کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اگر سیاست میں تقویٰ کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا تو سیاست محض چنگیزی یعنی ظلم وستم بن کر رہ جاتی ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ سیاست کو دین سے جدا کیا جائے تو دین خراب ہو جائے گا۔ کیونکہ انسانی زندگی کے دوسرے شعبے بھی ہیں صرف سیاست ہی نہیں۔ ہر شعبہ حیات میں تقویٰ یعنی دین کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ورنہ وہ شعبہ حیات خراب ہو جاتا ہے۔ مثلاً تجارت ایک شعبہ حیات ہے اگر تجارت سے دین کو جدا کر دیا جائے تو محض لوٹ کھسوٹ رہ جاتی ہے۔ اسی طرح صنعت ایک شعبہ حیات ہے اگر صنعت سے دین کو الگ کر دیا جائے تو صنعت ایک شیطانی نظام بن کر رہ جاتا ہے۔

الغرض کوئی شعبہ حیات ایسا نہیں ہے جس میں اسلام کے رو سے تقویٰ مدنظر رکھنا ضروری نہ ہو۔ اسی طرح سیاست میں بھی ضروری ہے کہ اسلامی اخلاق کے مطابق تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے کیونکہ قرآن کریم نے جو ہدایات دی ہیں ان پر صرف متقی ہی عمل کر سکتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ایک شخص متقی نہ ہو اور وہ بھی صحیح معنوں میں ان ہدایات سے استفادہ کر سکے ایک انسان دکھاوے کے لئے لمبی لمبی نمازیں پڑھتا یا ہزاروں روپیہ محض شہرت اور نام کے لئے خیرات کرتا ہے لیکن اس کے دل میں تقوےٰ کا شائبہ بھی نہیں تو ایسا شخص ہرگز قرآن کریم کی ہدایات سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے جو لوگ کہتے ہیں کہ سیاست اسلام سے جدا نہیں وہ دراصل یہی کہتے ہیں کہ سیاست کا شعبہ زندگی بھی اسی وقت اسلامی کہلا سکتا ہے جب اس میں تقوےٰ کو ملحوظ رکھا جائے۔ محض دنیوی پالیسیاں اور سیاسی چالیں قطعاً دین کا حصہ نہیں ہیں اور نہ ان کو اسلام سے کوئی تعلق ہے۔ اسی لئے علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو

اس کا مطلب یہی ہے کہ علامہ اقبال مرحوم کی دانست میں اس وقت مسلمان بھی دنیوی سیاست میں غرق ہو گیا ہے۔ اس نے دین اور تقوےٰ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ وہ بھی یورپین سیاسیئین کی طرح محض سیاسی چالوں سے اپنا وقار قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسی سیاست سے مسلمان اقوام کو دنیوی استیلاء حاصل ہو جائے مگر ایسی سیاست غلبۂ دین کے لئے قطعاً مفید نہیں ہے بلکہ دین کے منافی ہے۔

آج دنیا مادی سیاست کے سمندر میں غوطے کھا رہی ہے۔ اسلامی دنیا بھی اسی رو میں بہتی جا رہی ہے مگر یہ سیاست خواہ دنیوی لحاظ سے کتنی ہی کامیاب کیوں نہ ہو اس کا دین کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ ایک مسلمان کا تو یہ کام ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ پر دین کو غالب کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہیئے اس کے یہی معنی ہیں کہ ہم زندگی کے تمام شعبوں پر دین اور تقویٰ کا رنگ پھیر دیں۔ صبغۃ اللّٰہ

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسلامی قانون کو نافذ کرنے کے لئے اقتدار پر قابض ہونا چاہتے ہیں خواہ ان کی خواہش کتنی ہی پاکیزہ کیوں نہ ہو وہ طریق کار میں اسلامی تقویٰ سے اکثر ہٹ جاتے ہیں۔ اور میکیاویلی چالیں چلنے لگتے ہیں اور وہی غیر متقیانہ طریق کار اختیار کر لیتے ہیں جو ان کے حریف اختیار کئے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن کریم قطعاً رہنمائی نہیں بخشتا۔ کیونکہ قرآن کریم تو صرف متقیوں کے لئے رہنمائی دیتا ہے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ایک متقی کے لئے سب سے پہلے ایمان بالغیب ضروری ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ غیب کسی خلا کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کے ایسے پہلو ہیں جن پر بعض ایسے موثرات اثر انداز ہوتے ہیں جن کو ہم اپنے ظاہری حواس سے محسوس نہیں کر سکتے بحیثیت مجموعی ان موثرات کو ہم غیب کہہ سکتے ہیں تاہم اس کا مرکز ذات باری تعالےٰ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی وراء الوراء ہستی ہے جو ظاہر وغیب کی مبداء ہے۔ اس لئے ایک متقی کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ وہ اس وراء الوراء ہستی پر ایمان لائے۔ اور ایمان لانے کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ بلاوجہ مان لیا جائے کہ کوئی اس کارخانۂ پُرحکمت کے بنانے والی ہستی ہے جو ہمارے حواس سے بالا ہے۔

ایسا ایمان کچا ایمان ہوتا ہے بلکہ محض قدرت کی حکمتوں کو دیکھ کر کسی وراء الوراء ہستی پر ایمان لانا بھی اس وقت تک عملی نقطۂ نظر سے مفید نہیں ہو سکتا جب تک ہم کو اس ہستی پر اس طرح ایمان نہ ہو جس طرح ہم سورج کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایک آدمی جو نابینا ہے دھوپ کی سینک سے یہ قیاس کر سکتا ہے کہ سورج چمک رہا ہے مگر یہ قیاس شبہ سے خالی نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سینک اس کو کسی مصنوعی گرم چیز سے پہنچ رہا ہو۔ آگ یا بجلی کا سینک ہو۔ لیکن اگر ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ ایسی کوئی چیز سینک پہنچانے والی قریب نہیں ہے بلکہ یہ تمازت سورج کی شعاعوں ہی سے ہم کو پہنچ رہی ہے تو اس کا ایمان محکم ہو گا۔

اس طرح جو لوگ اللہ تعالےٰ سے اس طرح کے تعلق کے بغیر اللہ تعالےٰ کے دین کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کو اللہ تعالےٰ کے وجود کا حق الیقین حاصل نہیں ہوتا وہ قطعاً متقی نہیں ہو سکتے ان کا ایمان بالغیب محض قیاسی ہوتا ہے جو شبہات سے خالی نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ دین کے احیاء کو سیاست کا مرہون سمجھنے لگتے ہیں اور غلطیوں پر غلطیاں کرتے ہیں۔ چونکہ ان کو خود تقویٰ پر پورا حصہ نہیں ہوتا اس لئے وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو احیائے دین کو بھی محض ایک سیاسی کھیل بنا دیتے ہیں۔ اور اس طرح ملک و قوم میں طرح طرح کی الجھنیں پیدا ہونے کا باعث بنتے ہیں۔

قیادت ایثار اور شجر کاری

برسات کا موسم عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ ان ایام میں بھی بعض جگہوں پر نئے پودے لگانے مفید رہتے ہیں لہذا احباب اس سلسلہ میں ابھی سے اس نیک مقصد کے لئے تیار رہیں کیونکہ یہ بھی ایک بہت بڑی ملکی اور ملی خدمت ہے جس سے مستفیض ہونے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھانا چاہیئے۔

قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

احمدیہ مسلم مشن ممباسہ (کینیا) کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

○ معززین سے ملاقاتیں ○ مقامی اخبار میں سلسلہ مضامین ○ لجنہ اماء اللہ کا قیام ○ لٹریچر کی وسیع تقسیم

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب انچارج ممباسہ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خاکسار نے شہر کے بڑے بڑے مسلم اور غیر مسلم احباب سے ملاقاتوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ ان لوگوں میں سے یہاں کے ٹیچرز ٹریننگ کا انگریز پرنسپل خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کیونکہ اس نے سلسلہ کا لٹریچر بھی خریدا اور وعدہ کیا کہ وہ سکول کے مصروف پروگرام سے وقت نکال کر کسی روز ضرور میری تقریر اسلام پر کروائیگا۔

عرب ثانوی سکول کے سب مسلم اساتذہ سے ملاقات کر کے ان کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اس سکول کے سپرنٹنڈنٹ نے خواہش کی کہ اسے سلسلہ کا انگریزی عربی لٹریچر دکھایا جائے تاکہ وہ اسے طلبہ کے لئے استعمال کرنے کے بارہ میں غور کر سکے۔ اسی طرح سواحیلی زبان کے سرکاری طور پر مسلم علما سے بھی ملاقات کر کے ان کو زبانی پیغام حق پہونچایا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ایک روز اپنے ایک احمدی نوجوان بھائی منصور احمد صاحب بٹ کے ساتھ ایک مسلمان پاکستانی استاد کو ملنے گیا۔ اور اسے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب تبلیغ کی۔ اسی طرح اپنے دوسرے احمدی بھائی بشیر احمد صاحب برمی کے ساتھ ایک ریٹائرڈ پرنسپل آف سکول جناب آسٹریٹ جارج تھامس کے ہاں گیا اور اسے اور اس کی بیوی ہر دو کو ایک گھنٹہ سے زائد تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ایک روز ایک افسر جیل سے ملاقات کی اور اسے کہا کہ میں مسلمان قیدیوں میں لیکچر دینا چاہتا ہوں اس نے اس بارہ میں مناسب امداد کرنے کا وعدہ کیا۔ اور بعد ازاں خاکسار نے اسے اور اس کے عملہ میں اپنا لٹریچر تقسیم کیا میونسپلٹی آف ممباسہ کے سوشل ویلفیئر آفیسر سے ملاقات کر کے اسے اپنا لٹریچر دیا۔ اور درخواست کی کہ وہ مختلف سوشل سنٹروں کے لئے ہمارے اخبار و رسائل اور تراجم قرآن اور دیگر اہم کتب خریدے۔ یہاں کی بندرگاہ کے ویلفیئر آفیسر سے بھی ملاقات ہوئی۔ یہ مسلمان ہے۔ اس لئے ہمارا لٹریچر شوق سے لیا اور مشن ہاؤس میں آنے کا وعدہ کیا۔ جہوناہ وٹنس والوں نے اپنی سپلی اسمبلی ممباسہ میں ایک ہال میں منعقد کی۔ جس روز یہ ختم ہوئی۔ خاکسار اپنے ایک احمدی طالب علم کو ساتھ لے کر وہاں گیا۔ اور ان سب میں اپنا لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک یورپین نے روح الحق کے متعلق سوال کیا اس کا جواب اسے دیا اور مشن میں آنے کی دعوت دی۔ اسی اثناء میں یہاں ایک دفعہ کینیڈین پادری آیا۔ اور اس نے بھی یہاں کے اخبار ممباسہ ٹائمز میں یہ اشتہار دیا کہ وہ شفائی معجزات دکھلائے گا۔ چنانچہ خاکسار بھی اپنی جماعت کے دو بھائیوں کو ساتھ لے کر اس جگہ پر گیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ شہر کے ایک بے آباد حصہ میں ان لوگوں نے اپنا سٹیج لگایا ہے۔ اور حاضرین کی اکثریت ان کے اپنے چرچ کے ممبران پر ہی مشتمل نظر آتی تھی۔ جو زیادہ سے زیادہ ۲½ یا ۳ سو افراد ہوں گے۔ عورتیں اور بچے۔ ملا کر یہ لوگ اپنی عبادت کے دوران گیت گاتے اور ساتھ ہی تالیاں بھی بجاتے ہیں۔ اور یہ دیکھ کر مجھے عرب کے مشرکین یاد آ گئے (عیسائی بھی تثلیث پرست مشرک ہی ہیں) جن کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے کہ

ما کان صلاتھم عند البیت الا مکاء و تصدیۃ

بہرحال اس مجمع کی قلت کے پیش نظر میں نے مناسب سمجھا کہ اس شخص کو چیلنج دیکر اس کے مشن کی خواہ مخواہ کی تشہیر کی جائے۔ کیونکہ یہ حقیقت تھی کہ اس شخص کے مجمع کی نسبت ہمارے مشن اور مسجد کے سامنے ایک مقامی فٹ بال میچ کے لئے جمع ہونے والی پبلک کی تعداد کہیں زیادہ تھی۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ عیسائیت اب اپنے اس حربہ میں ناکام ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ دوبارہ وہاں جا کر بھی دیکھ لیا کہ حاضری بمشکل پہلے جتنی تھی۔ اسی طرح اس شخص نے بھی ایک ہی دفعہ اپنا اشتہار یہاں کے اخبار میں شائع کیا۔ حالانکہ جس شخص کو پچھلے سال میں نے کمپالہ میں دعا کا چیلنج دیا تھا۔ اس کا مجمع اس شخص کے مجمع سے کم از کم دس گنا ہو گا۔ اسی طرح پبلسٹی میں بھی اس شخص کو اس شخص کے ساتھ کوئی نسبت نہ تھی۔ بہرحال یہ شخص پورا ایک ہفتہ یہاں چیخ چلا کر چلا گیا۔ اور اخبار میں بھی اس کی اس مہم کے نتیجہ کا کوئی ذکر نہ تھا۔

اس عرصہ میں خاکسار نے یہاں کی سب بڑی بڑی لائبریریوں اور پبلک ریڈنگ روموں سے بھی رابطہ پیدا کیا۔ اور ان سب میں اپنے اخبارات اور رسالے پہونچانے شروع کر دیئے۔

جو زائرین اس عرصہ میں ہمارے مشن میں آئے ہیں ان میں قابل ذکر یہاں کا مسلمان لیڈر سید الکندی ہے جو آیا اور سلسلہ کا لٹریچر لے گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ وہ شخص بھی آیا جو گذشتہ سال قاہرہ میں مرحوم شیخ الازہر محمود شلتوت سے مل کر آیا تھا اور وہاں سے فتویٰ لایا تھا کہ احمدی مسلمان ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔

اسی طرح عرب ثانوی سکول کے طلبا کا ایک وفد بھی ایک دن مشن میں آیا۔ اور اسے اس کے اعتراضوں کے جواب دیئے۔ ایک عرب نوجوان بھی مسجد میں متعدد بار آیا۔ اور بعض اوقات نماز جمعہ میں بھی شرکت کرتا رہا۔ اور زنجبار سے ایک عالم بھی ملنے کے لئے آیا اسے خاکسار نے قرآن اور حدیث سے صداقت احمدیت سمجھائی۔ اور بعد ازاں اسے سلسلہ کا عربی لٹریچر دیا۔ اس نے پھر آنے کا وعدہ کیا

اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب جو ابھی تک غیر مبائع تھے بیعت خلافت کر کے جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت پر پچاس گذرنے کی خوشی میں جماعت احمدیہ ممباسہ نے ایک کامیاب جلسہ مسجد احمدیہ میں کیا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد یعنی مردوں عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے کی۔ اس موقعہ پر اخبار ممباسہ ٹائمز نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تمتی کے متعلق ایک نوٹ بھی دیا۔ شیخ مظفر احمد صاحب نے اس موقعہ پر احباب جماعت سے عطایا وصول کئے۔ جس میں ہر احمدی نے حسب استطاعت حصہ لیا۔ اور دو سو شلنگ کے قریب جمع ہوئی۔

اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جو نمایاں خدمت اسلام کا موقعہ خاکسار کو ملا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب خاکسار یہاں پہونچا تو میں نے دیکھا کہ یہاں کا اخبار ممباسہ ٹائمز ہفتہ کے روز ایک Saturday Christian Column شائع کرتا ہے۔ اس پر میں نے اس کے ایڈیٹر کو لکھا کہ وہ اسی طرح ایک Friday Muslim Column بھی شروع کرے۔ جس کا جواب اس کے انگریز ایڈیٹر نے یہ دیا کہ اگر سب مسلمان فرقے مل کر ایک Panel of writers بنا لیں۔ تو وہ اس کالم کو شروع کرنے کو تیار ہے۔ لیکن وہ یہ کالم صرف احمدیوں کو دینے کو تیار نہیں ہے۔ اس پر خاکسار نے اسے لکھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ ہندوستانی یا پاکستانی مسلمان جو کہ یہاں صرف تجارت یا ملازمت کے لئے آئے ہیں۔ ان کے پاس نہ فرصت ہے اور نہ ہی اتنی قابلیت۔ دوم وہ عربی دان مسلمان جن کو انگریزی بالکل نہیں آتی۔ اور سوم وہ انگریزی دان مسلمان جن کو علم دین نہیں ہے۔

پس ان حالات میں کسی Panel of writers کا ملنا کیسے ممکن ہے اور پھر میں نے لکھا کہ چونکہ یہ کالم فرقہ وارانہ تبلیغ کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے تمہارا یہ اصرار بے جا ہے۔ اب چونکہ اس معقول خط کا کوئی جواب اس کے پاس نہ تھا۔ اس لئے اس نے اس خط کا کوئی جواب نہ دیا۔ جس پر چند روز کے انتظار کے بعد خاکسار خود اسے ملنے گیا۔ اور اسے پوچھا کہ کیوں میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ اس پر اس نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میری پالیسی بہتر ہے کہ سب مسلمان مل کر اسے لکھیں جیسا کہ عیسائیوں کے سب فرقے مل کر باری باری اسے لکھتے ہیں اور بالآخر پیچھا چھڑانے کے لئے کہنے لگا کہ تم مسلم ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر لمانی سے ملو۔ ڈاکٹر لمانی صاحب ممبر ہ کے مسلمان ہیں اور اسلام کا درد رکھتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار اسی وقت ان کے پاس گیا اور سب ماجرا سنایا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ مسلمانوں میں اس خدمت کا آپ کے سوا اور کوئی اہل نہ

اور میں چاہتا ہوں کہ سب مسلمانوں کی طرف سے آپ اس خدمت کو سرانجام دیں میں نے کہا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں چنانچہ اس نے اسی وقت فون سے ایڈیٹر کو مخاطب کیا۔ اس نے کہا کہ ان کو تو بعض لوگ مسلمان ہی نہیں سمجھتے اس پر ڈاکٹر صاحب نے اسے میرے سامنے فون پر کہا کہ ہم انہیں مسلمان سمجھتے ہیں اور یہی کالم لکھا کریں گے جس پر اسے مجبوراً ہاں کرنی پڑی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خدمت اسلام کا یہ موقع سب مسلمان فرقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو دے دیا جو اس کی ہر طرح سے اہل ہے اور جس چیز کے متعلق وہ متعصب انگریز عیسائی ایڈیٹر کہتا تھا کہ میں اسے صرف احمدیوں کو نہیں دے سکتا وہ خدا نے اسی کے ہاتھوں صرف اور صرف احمدیوں کو ہی دلوائی فالحمد للہ علیٰ ذالک چنانچہ اب ہر جمعہ کے روز میرا مضمون

FRIDAY MUSLIM COLUMN

کے تحت جلی عنوان سے اسی اخبار میں نکلتا ہے جسے سب مسلمان بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس کے ذریعہ خاکسار کا پبلک میں عام تعارف بھی ہو رہا ہے اور عیسائیوں نے بھی ان مضامین کا نوٹس لینا شروع کر دیا ہے چنانچہ ابھی گزشتہ ماہ بھی میرے ایک مضمون پر کیپیا کرسچین کونسل کے ایک پادری نے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا جس کا جواب مکرم انور صاحب مبلغ انچارج کینیا نے دیا۔

اس عرصہ میں مکرم مرزا انور الحق صاحب انور بھی دو دفعہ دورہ پر ممباسہ تشریف لائے اور انہوں نے ممباسہ کے ایک حصہ میں ایک پرائمری سکول کھولنے کے لئے ایک چیف سے ملاقات کی چونکہ اس چیف کے رستہ میں بعض مشکلات تھیں اس لئے اپنے دوسرے دورہ میں وہ مجھے مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیڈوانی اور مکرم بشیر احمد صاحب بٹ کو لے کر ممباسہ سے ۲۰ میل دور ایک مقام ……… لے گئے جہاں ہمارا ایک افریقن احمدی بھائی رہتا ہے اور اس نے اپنی ہائی سکول کے لئے اپنی زمین کے ایک حصہ کی پیشکش کی ہے چنانچہ سب کے باہمی مشورہ کے بعد مکرم انور صاحب نے اس احمدی بھائی کے ساتھ وہاں کی کونسل کے چیئرمین کے ساتھ ملاقات کی اور وہاں پرائمری سکول کھولنے کے لئے ابتدائی منظوری کی درخواست دے دی اور ساتھ ہی مرکز کو بھی مطلع کر دیا اور امید ہے کہ اگر حالات ٹھیک نظر آئے تو مرکز کی منظوری کے بعد کونسل کی بھی آخری منظوری سے کر سکول کھول دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بارہ میں سب سہولتیں مہیا کر دے اور ہمارا یہ سکول حسن و خوبی کے ساتھ کامیابی سے چلنا شروع کر دے۔

پریس سے تعلقات:-

اس سلسلہ میں خاکسار نے یہاں کے ایڈیٹر سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کی اہمیت واضح کی چنانچہ اس نے آئندہ تعاون کا وعدہ کیا اور اب ہمارا ذکر یہاں کے اخبار میں ایک تو ہر جمعہ کے روز اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے ہر دو ہفتہ کے بعد ہماری لجنہ کی میٹنگ کا اعلان باقاعدگی سے ہوتا رہتا ہے اسی طرح پر وقتاً فوقتاً تبلیغی کا ذکر بھی اخبار میں ضرور ہوتا ہے ہماری مسجد میں نماز عید کے وقت اعلان بھی دو دن شائع ہوتا رہا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی مفصل خبر اسی اخبار میں بہت اچھے پیرایہ میں شائع ہوئی۔

تعلیم و تربیت:-

بفضلہ تعالیٰ ہماری مسجد میں پانچوں نمازیں باقاعدہ اور باجماعت ادا ہوتی ہیں صبح کی نماز کے بعد درس حدیث اور شام کو کتب حضرت مسیح موعود کا درس دیا جاتا ہے اور کئی کتب ختم کرنے کے بعد اب آج کل حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ذکر حبیب شروع کر رکھی ہے۔ رمضان کے مہینہ میں نماز تراویح کا باقاعدہ انتظام تھا اور احباب کی اکثریت ذوق و شوق سے ان میں شریک ہوتی رہی نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہر دو مسجد میں ہی ادا کی گئی تھیں۔

اطفال و خدام کی تربیت کے لئے خاکسار نے یہاں ایک کلاس کا اجراء کیا ہے جس میں سب اطفال و خدام پوری دلچسپی سے شرکت کرتے ہیں یہ کلاس ہفتہ میں تین بار مسجد میں لگتی ہے اور اس میں اردو اور دینیات پڑھائے جاتے ہیں ہم نے ان سب اطفال و خدام کا امتحان بھی لیا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کامیاب ہوئے اور اس کلاس کے بچوں نے خلافت کے متعلق جلسہ میں تقاریر بھی کیں جس سے احباب بہت خوش ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ کا احیاء:-

آج سے چند سال قبل جب مکرم شرما صاحب یہاں مع اہلیہ کے موجود تھے تو اس وقت یہاں لجنہ کام کرتی تھی بعد ازاں جب ان کا یہاں سے تبادلہ ہو گیا تو پھر لجنہ یہاں عملاً بند ہو گئی اس لئے جب خاکسار یہاں آیا تو مجھے اس کے احیاء کا خیال آیا چنانچہ میں نے اس کے لئے اپنے خطبات میں عورتوں کو اس بات کی تحریک کی کہ وہ لجنہ دوبارہ شروع کریں۔ بالخصوص جب کہ میں نے یہاں بعض قابل عورتیں موجود پائیں جو کہ اس کام کو چلانے کی پوری قابلیت رکھتی ہیں اور جن میں خاص طور پر قابل ذکر اہلیہ مرزا عبد الغنی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس بات کو بہت پسند کیا اسی طرح ایک نوواردہ اہلیہ صاحبہ منظور احمد صاحب بٹ جو B.A. B.T. ہیں اور گجرات شہر کی لجنہ کی ایک قابل سابقہ ورکر ہیں نے بھی اس بارہ میں امداد کا وعدہ کیا چنانچہ ایک روز سب عورتوں کا اجلاس مسجد احمدیہ میں طلب کیا گیا اور میں نے ان میں لجنہ کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق تقریر کی جس کے بعد ان کا انتخاب عمل میں آیا اور اس میں اہلیہ صاحبہ محمد اشرف صاحب بٹ کو پریذیڈنٹ اور قدیرہ بیگم صاحبہ کو جنرل سیکرٹری اور اہلیہ صاحبہ مرزا محمد اکرم بیگ صاحب کو خزانچی مقرر کیا گیا۔ اب اس کے بعد سے ہر دو ہفتہ کے بعد اس لجنہ کا اجلاس پوری باقاعدگی سے مسجد احمدیہ میں ہوتا ہے۔ اس میٹنگ کا مستقل فیچر درس قرآن مجید ہے جو اہلیہ صاحبہ شیخ مظفر احمد صاحب دیتی ہیں اور درس حدیث جو محترمہ قدیرہ بیگم صاحبہ دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کتب سلسلہ کا درس بھی ہوتا ہے۔ اور بعض بہنیں انگریزی میں تقریر بھی کرتی ہیں۔ لجنہ کے احیاء کی خبر اور عہدیداران کے نام یہاں کے انگریزی روزنامہ ممباسہ ٹائمز میں مفصل اور نمایاں طور پر شائع ہوئے۔ ہر میٹنگ کا اعلان اسی اخبار میں جنرل سیکرٹری صاحبہ باقاعدگی سے بھجوا دیتی ہیں جو تین روز تک پوری پابندی سے شائع ہوتا رہتا ہے۔ ہر میٹنگ کی رپورٹ تیار کر کے سیکرٹری صاحبہ مشن کی معرفت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی صدر صاحبہ کو بھجواتی ہیں جنہوں نے یہاں لجنہ کے قیام کو بہت پسند کیا ہے اور اس کا الحاق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منظور کر لیا ہے اور اب ان سے مکمل رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

بالآخر احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہاں جماعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے اور اسلام کو غالب کرے۔ آمین۔

خاکسار
محمد اسحٰق صوفی عفی عنہ
انچارج احمدیہ مسلم مشن ممباسہ

بقیہ صفحہ ۵

ہادیوں کا عزت کے ساتھ نام لے یہ اصول آپ نے جبریہ طور پر نہیں ٹھونسا بلکہ دلائل تو یہ کیساتھ اس کو سچا اور پکا ثابت کیا ہے جیسا کہ ابتدائی حصہ مضمون میں آ گیا ہے۔

تیسری بات آپ نے مودت کو مزید ممد اور مضبوط بنانے کے لئے یہ پیش فرمائی کہ خدا تعالیٰ جو واحد خالق اور مالک ہے تمام قوموں کا محسن ہے جہاں جسمانی زندگی کے قیام کے مختلف ضروری سامان مہیا فرمائے ہیں وہاں اس نے ہر ملک و قوم کا روحانی زندگی کا سامان بھی رکھا ہے جس کا ثبوت یہی ہے کہ مختلف قوموں میں وقتاً فوقتاً نبی اور رسول بھیجتا رہا ہے جو خدا تعالیٰ کے سچے صفات کاملہ کے موجود ہونے کا ثبوت بہم پہنچاتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال کر سچا پرستار بناتے رہے ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ کی توحید اور خدا تعالیٰ کی پرستش کے بارہ میں آپس میں یگانگت رکھتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ سچی محبت دلوں میں پیدا کر کے یکجا نہ ہو جائیں۔ یہ خیال کہ فلاں قوم نیچ ہے فلاں قوم اونچ ہے پختہ اور عاقلانہ خیال نہیں ہے کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ بہت دفعہ بڑی کہلانے والی قومیں زیر و زبر ہو جاتی رہی ہیں۔

الغرض ان پر مختلف پہلوؤں سے اتفاق اور یگانگت کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اور نفاق کے خطرناک نتائج کا ذکر کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے حقیقی صلح کے لئے مندرجہ ذیل باتیں رسالہ میں تحریر فرمائیں۔

اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کیلئے تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دلی سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت اور چار لاکھ سے کچھ کم نہیں اس لئے ایسے بڑے کام کیلئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کیلئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔“

پھر فرماتے ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری شکل پر خوش ہو جائیں حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ برصغیر پاکستان اور بھارت دو آزاد حکومتوں میں تقسیم ہو چکا ہے دونوں ملکوں میں اور دونوں قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں میں برادرانہ تعلقات اور خوشگوار مراسم پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش کردہ اصولوں کو سامنے رکھیں۔ ان اصولوں کے اپنانے کے نتیجہ میں دیرپا اور حقیقی معنوں میں محبت کے تعلقات آج بھی قائم ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح دونوں ممالک میں اقلیتوں کے مسئلہ کو خیر و خوبی سے حل کرنے کے لئے بھی یہ اصول بنیاد کا کام دے سکتے ہیں۔ کاش اس طرف توجہ پیدا ہو اور کاش ہندو صاحبان سچے دل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایمان لانے کی توفیق حاصل ہو تا وہ بھی ان برکات کو حاصل کر سکیں جو صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہونے سے ہی حل سکتی ہیں۔

حقیقی صلح اور اتحاد قائم کرنے کے اصول

بیان فرمودہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب۔ ربوہ)

۲۱ر جون ۱۹۰۸ء وہ مبارک دن تھا جبکہ برصغیر ہندو پاکستان میں محبت اور صلح کی حقیقی فضا قائم کرنے کی پُرخلوص کوشش کی گئی اور اسی سلسلے میں ایک درد بھری اپیل پنجاب یونیورسٹی کے ہال میں سنائی گئی۔ مَیں نے اس اپیل کو اپنے کانوں سے سنا تھا اور اس کی تاثیر یہ دیکھی تھی کہ ہندو اور مسلم قوموں کے اعلیٰ تعلیمیافتہ چھ ہزار اشخاص نے نہایت درجہ انہماک سے اسے سنا تھا۔ اور اسکے خاتمہ پر تمام حاضرین نہایت مسرور نظر آتے تھے اور اس قسم کا اجتماع پھر مَیں نے عمر بھر نہ دیکھا۔

یہ اپیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری چار پانچ دنوں میں لکھی تھی اور اُسے لکھنا اس وقت شروع کیا تھا جبکہ آپ کو الہام کے ذریعہ اپنی موت کا وقت نہایت قریب معلوم ہو گیا تھا اور اُس کا لکھنا اس وقت بند کیا تھا جس وقت موت دروازہ پر آگئی تھی۔ یعنی ۲۵ر مئی ۱۹۰۸ء کی شام کے وقت اس کی تحریر آپ نے ختم فرمائی تھی اور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کو آپ کی وفات ہو گئی۔

یہ حضرت مرزا صاحبؑ کی شخصیت کی عظمت تھی کہ جس کی وجہ سے آپ کی تحریر کردہ اپیل کو سننے کی دعوت مسلمانوں کے معزز ترین اصحاب نے دی تھی جن کے اسم ہائے گرامی حاشیہ میں درج ہیں۔[۱]

پھر اس بزرگ ہستی کی عظمت کا اس سے بھی کچھ اندازہ لگ سکتا ہے کہ پنجاب چیف کورٹ کے ایک معزز اور قابل تر ہندو جج نے نہ صرف یونیورسٹی کے ہال میں جلسہ کے انعقاد کی اجازت دی بلکہ جلسہ کی صدارت بھی قبول کی تھی۔

اس اپیل کا متن اسکے سنائے جانے کے روز ہی پیغام صلح کے نام سے شائع ہو گیا تھا اور آج بھی بغرض اشاعت یہ رسالہ جماعت احمدیہ کے پاس موجود ہے اگر آج بھی کوئی سچا خیر خواہ ملک اس رسالہ کو صدق و اخلاص سے پڑھے گا تو وہ یقین کرے گا اور جان لیگا کہ صلح کے حقیقی اصول اس میں درج ہیں۔

جلسہ پیغام صلح کی مختصر کیفیت

جس وقت ۲۱ر جون ۱۹۰۸ء کی صبح کے سات بجے یونیورسٹی کا عظیم ہال ہندو مسلم معزز تعلیمیافتہ احباب سے کھچا کھچ بھر گیا تو صدر جلسہ رائے صاحب بہادر رائے پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ نے مندرجہ ذیل تقریر کی:۔

"میں اس عزت کا جو مجھے اتنے بڑے مجمع میں صدر بنا کر کیگئی ہے شکریہ ادا کرتا ہوں جب پہلے مجھ سے صدر بننے کی درخواست کی گئی تو میں نے اپنے آفیشل تعلقات کی وجہ سے تامل کیا مگر پھر مَیں نے اس خیال سے اس امر کو منظور کر لیا کہ ہندو اور مسلم میں باہمی اتفاق اور مودّت کا ہونا تمام ملک کی بہتری و بہبودی کا موجب ہے اور گورنمنٹ کے لئے باعث برکات ہے ہم سب کو ان لوگوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے جو اس مفید جلسہ کے محرک ہوئے ہیں یہ امر واقعی اہم ہے اور اس امر کی بڑی سخت ضرورت ہے کہ ہندو مسلمان میں باہمی اتحاد اور محبت قائم ہو اور فرمایا کہ اس معاملہ پر روشنی ڈالنے اور تحریک کرنے کے واسطے قادیان کے ولی سے بہتر اور کوئی آدمی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ الخ

اس صدارتی تقریر کے بعد حضرت مرزا صاحبؑ کی تحریر فرمودہ تقریر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم وکیل چیف کورٹ نے پڑھ کر سنائی۔ تمام سامعین نہایت توجہ سے سنتے نظر آتے تھے۔ اور ان کے چہروں پر آثار مسرت نظر آتے تھے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی اپیل کی ابتدا ان الفاظ سے فرمائی:۔

"اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے رہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا اور ہمیں اُن راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں۔ یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔"

آگے فرمایا:۔

"اے سامعین ہم سب کیا مسلمان کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اُس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق و مالک ہے اور ایسا ہی ہم انسان کے نام میں شراکت رکھتے ہیں پھر باعث ایک ہی ملک کا باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائی پسند اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کے مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ وہ انسان انسان نہیں جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔"

تقریر کے ایک حصہ کا ملخص :۔ فرمایا:۔

جس طرح کائنات عالم سے ایک قوم فائدہ اٹھاتی ہے اسی طرح دوسری قوم بھی اٹھاتی ہے اور یہ ہمارے خدا کی فیاضی ہے پس کیا وجہ ہے کہ قومیں ایک دوسرے کے ساتھ فیاضی کا سلوک کرتے ہوئے انسانیت کو قائم نہ رکھیں۔

قابل یاد نکتہ :۔

فرمایا:۔ "دوستو یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی تو اسکے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی ہلاکت میں ڈالے گی۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہے۔"

پھر آپ نے قرآن کریم کی ابتدائی آیت الحمد للہ رب العالمین بیان فرما کر کہ اسلام کا اللہ وہ ذات باری تعالیٰ ہے جو تمام جہانوں کے پیدا کرنیوالا اور پالنے والا ہے اس امر کو واضح فرمایا کہ اسلام جس خدا کی پرستش کی طرف مخلوق انسانی کو بلاتا ہے وہ وہ ہے جو تمام ملکوں کی مختلف قوموں کا اکیلا خالق اور مالک ہے اس طرح پر اسلام کی طرف سے صلح و آشتی اور محبت کی علی الاعلان دعوت دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس ان عقائد کو رد کرنے کیلئے کہ (کہ خدا صرف اسرائیلیوں کا خدا ہے یا صرف آریوں کا خدا ہے) خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین اور جا بجا قرآن شریف میں صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال اُن کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اُس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی اُنہی اخلاق کی پیروی کریں۔ لہٰذا اے ہم وطن بھائیو۔ یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے "پیغام صلح" باادب تمام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلوں میں خود الہام کرکے اور ہماری ہمدردی کا راز آپکے دلوں پر کھولدے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب یا نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرما دیں۔ عزیز و! آخرت کا معاملہ تو عام لوگوں پر اکثر مخفی رہتا ہے اور اور راہی پر عالم عقبےٰ کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے مرتے ہیں مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دور اندیش عقل شناخت کر سکتی ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "دنیا کی مشکلات ایک ریگستان کا سفر ہے جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے"۔ پھر آپ نے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ فرمایا:۔ "ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے۔ جبکہ دونوں (ہندو مسلم) کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ مجھ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہ آوے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اسکے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ اور چاہیے کہ ہندو و مسلمان آپس میں باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کے مانع ہو اس زیادتی کو قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اُس قوم کی گردن پر ہو گا"۔

غرض آپنے اس رسالہ پیغام صلح کے ذریعہ نہایت دلسوزی اور سچی خیر خواہی دکھاتے ہوئے آپس کی دشمنی کے اسباب اور ان کے دور کرنے اور صلح کے قیام کیلئے نہایت پاکیزہ تجویز پیش کی

صلح کے اصول :۔

پہلی وجہ اختلاف یہ بیان فرمائی کہ ہندو مذہب کے پیرو آریہ ورت کے رشیوں اور اوتاروں کے ماسوا کسی اور ملک اور قوم کے ہادیوں کے متعلق اس قدر عقیدہ کا اظہار بھی نہیں کرتے کہ وہ اپنے ملک اور اپنی قوم کیلئے مصلح اور ہادی تھے اور سب عنایات الٰہی جو خدا کے پاک نبیوں کی نبوت میں ظاہر ہوئی ہیں۔ وہ قدیم زمانہ کے رشیوں تک ہی محدود جانتے ہیں اور دوسری قوموں اور ملکوں میں آنے والے ہادیوں (نبیوں) کو نہ صرف سچا ماننے سے انکار کرتے ہیں بلکہ طرح طرح کے اعتراض کرکے اُن کی عزتوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اس بات کو ملحوظ نہیں رکھتے کہ جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے باپ کو گالیاں دیگا وہ لازمی طور پر دوسرے شخص کی گالیاں اپنے باپ کے حق میں سنے گا پس آپنے یہ اصول باندھا کہ ایک قوم کے افراد دوسری قوم کے مقدس پیشواؤں کو ہرگز ہرگز گالیاں نہ دیں۔ تاکہ آپس میں قومی نفاق پیدا نہ ہو جائے۔

دوسرا اصل الاصول آپنے یہ بیان فرمایا کہ آپس کی مودت قائم کرنے کے لئے ایک قوم د…

(باقی صفحہ

---

[۱] دعوت دہندگان کے اسمائے گرامی:۔
(۱) خان بہادر محمد شفیع (۲) چودھری نبی بخش وکیل چیف کورٹ (۳) میاں فضل حسین بیرسٹر (۴) شیخ گلاب دین وکیل (۵) میاں محمد شاہ نواز (۶) مولوی احمد دین وکیل (۷) شیخ فضل الٰہی بیرسٹر (۸) مرزا جلال الدین بیرسٹر۔

احمدی نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ داخلہ کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور

پانچ سالہ ڈگری کورس کی فرسٹ ایر بی ایس سی (اے ایچ) کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں مورخہ ۱۴/۷/۶۲ تک مشمولہ پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقول سندات میٹرک و ڈ طبیت بنام پرنسپل فارم دفتر کالج سے بعوض ...... یا واپسی رجسٹری لفافہ بمعہ ۵۰ پیسے کے پوسٹل آرڈر بھیج کر طلب ہو۔ ۱۴ سیٹیں کساب دو سیٹیں فی ضلع) برائے اضلاع کیمل پور ڈیرہ غازیخاں۔ جھنگ۔ جہلم۔ میانوالی۔ مظفرگڑھ۔ راولپنڈی ریزرو۔ چھ سیٹیں برائے اضلاع گوجرانوالہ گجرات لاہور۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ و سیالکوٹ۔ انٹرویو ۱۸/۷/۶۲ کو۔ مستورہ میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ سائنس گروپ (پ۔ٹ ۲۸/۶/۶۲)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک راولپنڈی

مکینیکل ٹکنالوجی۔ ۳۵ سیٹیں۔ داخلہ مورخہ ۶/۷/۶۲ تک۔ (پ۔ٹ ۲۸/۶/۶۲)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور

داخلہ بی کلاس اپرنٹس مکینکس۔ اسامیاں ۸۰۔ چار سالہ اپرنٹس شپ۔ وظیفہ سال اول تا چہارم بالترتیب ۵۵۔ ۶۵۔ ۷۵۔ ۸۵ روپے شرائط۔ میٹرک (فزکس کیمسٹری ریاضی و ڈرائنگ) عمر ۱/۹/۶۲ کو ۱۵ تا ۲۵ سال۔ ملازمین ریلوے (حال و سابق) کے بیٹے۔ پوتے۔ متوسلین برادر۔ درخواستیں ۱۵/۷/۶۲ تک معرفت دفتر روزگار بنام چیف پرسانل آفیسر پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرس آفس۔ ایمپرس روڈ لاہور۔ (پ۔ٹ ۲۹/۶/۶۲)

۴۔ امتحانات مقابلہ سپیریر سروسز

آغاز ۱۲/۱۱/۶۲۔ کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ و لندن میں۔ سروسز (۱) سول سروس آف پاکستان (۲) پولیس سروس آف پاکستان۔ (۳) فارن سروس و دیونیو سروسز آف پاکستان۔ (۱)

(ا) پاکستان ریلوے اکاؤنٹس سروس۔ (ب) پاکستان آڈٹ۔

(ج) پاکستان ملٹری اکاؤنٹس سروس۔ (د) پاکستان ٹیکسیشن سروس

(ر) پاکستان کسٹمز اینڈ ایکسائز سروس (کلاس ون)

(۴) دیگر سنٹرل سپیریر سروسز:۔

(ا) پاکستان پوسٹل سروس (کلاس ون) (ب) پاکستان ملٹری لینڈس و کینٹونمنٹس سروس (کلاس ون)

(ج) سیکشن آفیسرس گریڈ ون (د) پاکستان پوسٹل سپرنٹنڈنٹس سروس (کلاس ٹو)

(ر) (د) اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسرس (کلاس ٹو) (پ۔ٹ ۲۹/۶/۶۲)

۵۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

سرٹیفکیٹ ان کامرس (یکسالہ ٹریننگ کورس)، ڈپلومہ ان کامرس (دو سالہ کورس) نیز ایوننگ شارٹ ٹائم کورسز۔ آغاز کار ۲۲/۹/۶۲۔

مضامین بک کیپنگ۔ اکاؤنٹینسی۔ انگلش و اردو شارٹ ہینڈ۔ انگلش و اردو ٹائپ رائیٹنگ۔ پرنسپلز آف کامرس۔ اکنامکس۔ سیکرٹیریٹ پریکٹس و آفس روٹین۔

فیس ڈے کلاس ۶.۲۵ ۔ ایوننگ کلاس ۷.۲۵

درخواستیں ۱۵/۷/۶۲ تک بنام سپلائز پرنسپل کے۔ (پ۔ٹ ۱/۷/۶۲)

(ناظر تعلیم)

مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ

لجنات کی طرف سے اکثر ایسے لٹریچر کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے جو عیسائیت کے متعلق ہو اور انگریزی میں ہو۔ ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں مکرمی محترمی جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی کتاب مباحثہ مصر کا انگریزی ترجمہ میری ہی تحریک پر شائع فرمایا ہے۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔ اور عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔ قیمت فی نسخہ سوا روپیہ۔ تمام شہری لجنات یہ کتاب منگوائیں۔ اور خرید کر ضرورت کے مطابق تقسیم کریں۔ پشاور، کراچی اور لاہور کی لجنات اس طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ کتاب دفتر الفرقان ربوہ سے مل سکتی ہے۔ دفتر لجنہ میں لکھنے پر بھی تعمیل کر دی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ صفائی

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۶ر جولائی ۱۹۶۲ء ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ نہایت تندہی اور شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمادیں۔

صفائی اور حفظان صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور اسوۂ طیبہ کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں۔ تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین:۔

اوّل:۔ ان ہدایات کو ہر مذہب و ملت یا طبقہ وزندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے۔

دوم:۔ جہاں جہاں ممکن ہو اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد و شمار سے مرکز کو مطلع کریں گے۔

سوم:۔ باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنے کی عادت کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔

چہارم:۔ اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کر کے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام ہیں کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں اور ہفتہ صفائی کے دوران کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے۔

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعث تحسین ہوگا)

پنجم:۔ مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے اور عوام الناس کو ان کے مضرات سے آگاہ کر کے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے۔

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمتوں پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا)

اعلان برائے چندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع نزدیک آ رہا ہے۔ اور اس سے متعلقہ اخراجات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن اب تک اس کے چندہ کی مد میں آمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ برائے مہربانی تمام لجنات اس چندہ کی طرف خاص توجہ دیں اور جلد از جلد مقررہ شرح کے مطابق (۸ر سالانہ فی ممبر) ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک دوست مسٹر منیر صاحب بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ اور آج کل ملٹری ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ (ضیاء اللہ پشاور چھاؤنی)

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا طارق حفیظ تین دن سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب احمدیہ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ (ڈاکٹر حفیظ میڈیکل آفیسر کلور کوٹ ضلع میانوالی)

۳۔ میرے لڑکے نصیر احمد کو ٹائیفائیڈ کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت نازک ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر نذیر احمد دار الصدر غربی ربوہ)

۴۔ عبدالرؤف ولد میاں نظام الدین صاحب مرحوم صحابی جہلم کے بچے بیمار ہیں احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد حسین چٹھی مسیح ربوہ)

۵۔ مکرم میاں افتخار علی صاحب ٹمبر مرچنٹ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ فیکٹری ایریا لائلپور کا عنقریب لاہور میں گلے کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور خدا تعالےٰ مستقل طور پر گلے کی بیماری دور فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائلپور)

٦۔ میری بچی عزیزہ ناصرہ کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(احقر عبدالرحمٰن صابر گوجرانوالہ)

۷۔ میری نانی اماں اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عبدالمجید خاں صاحب قلات (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرمہ موصوفہ کو صحت کامل جلد عطا فرماوے۔ آمین۔ (امۃ الکریم سیما بنت سید محمود احمد شاہ صاحب ہیڈ کلرک کوئٹہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

زمبا ۲ر جولائی۔ افریقہ کی پینتیسویں (۳۵) آزاد ریاست کا پرچم بھی ۶ر جولائی کو فضا میں لہرانے لگے گا۔ یہ ریاست نیاسالینڈ ہے جسے طویل عرصہ کی غلامی کے بعد ۶ر جولائی کو آزادی کی فضا میں سانس لینے کا موقع ملے گا۔

نیاسالینڈ کے جشن آزادی کا آغاز تین ہزار فٹ بلند کوہ زمبا کی چوٹی پر سرخ سیاہ اور سبز رنگ کا پرچم لہرا کر کیا جائے گا۔

آزاد ریاست کا نام "مالاوی" رکھا گیا ہے قومی پرچم میں سیاہ رنگ براعظم افریقہ کی سیاہی کی علامت ہے سرخ رنگ ریاست کی آزادی کے لئے جان قربان کرنے والوں کی یادگار کے طور پر رکھا گیا ہے اور سبز رنگ علاقہ کی سرسبزی اور شادابی کی علامت ہے پرچم کے سیاہ حصہ پر ابھرتا سورج دکھایا گیا ہے جو براعظم کی بیداری کا پتہ دیتا ہے۔

● لاہور ۲ر جولائی۔ گرمی کی شدت سے سات افراد جاں بحق ہو گئے اس طرح گزشتہ دو دنوں میں گرمی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد دس ہو گئی ہے پیر کو گرمی کی شدت سے تین جانیں تلف ہوئی تھیں، منگل کو جو لوگ جاں بحق ہوئے ہیں ان میں بورسٹل جیل کا ایک نوجوان قیدی علاؤالدین۔ کراچی کا ایک ساٹھ سالہ بوڑھا غلام نبی۔ اچھرہ لاہور کا خان محمد رام گلی کا محمد محمود۔ نواں کوٹ کا خوشی محمد بھاٹی گیٹ کا شفیع محمد اور ایک شخص عمر حیات شامل ہیں جس کے گھر کا پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔

سترہ افراد کو بے ہوشی کی حالت میں میو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے جن میں سے اکثر رات گئے تک بے ہوش تھے اور ان کی حالت بہت نازک تھی۔

● نیویارک ۲ر جولائی۔ امریکہ کی ایک عدالت نے حکومت کو ۲ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے یہ رقم فلاڈلفیا کے ایک جیکب کو ادا کی جائے گی جنہیں ۲۰ سال قبل امریکی بحریہ کے ہسپتال میں غلط دوا کا انجکشن دے دیا گیا تھا جس سے ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔

امریکی عدالتی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا واحد فیصلہ ہے اس سے پہلے عدالتیں حادثات کا شکار ہونے والے اشخاص کو ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیتی رہی ہیں لیکن کسی ایسے شخص کو ہرجانہ ادا نہیں کیا گیا جس کے جسم پر کوئی زخم نہ آیا ہو۔

● کوالالمپور ۲ر جولائی۔ شمالی بورنیو اور سراوک میں انڈونیشی چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج ملائشیا کی دفاعی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ملائشیا کے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے کانفرنس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی سربراہوں کی کانفرنس میں ملائشیا اور انڈونیشیا کے تنازعات پر غور کریں گے۔

● نئی دہلی ۲ر جولائی۔ بھارت کے صوبہ آسام میں زبردست سیلاب آگیا ہے اس سے تقریباً چار لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں سینکڑوں گاؤں غرق ہو گئے چاول اور جوٹ کی فصلیں تباہ ہو گئیں سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان ڈبرو گڑھ اور جورہٹ۔ کامروپ جنوبی گول پارہ لکھیم پور اور دھیری کے سب ڈویژن میں ہوا ہے

سیلاب زدہ علاقوں میں سیلاب کا پانی برابر چڑھ رہا ہے اور متعدد سب ڈویژنوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے دریائے برہم پترا اور دیگر معاون دریاؤں کی سطح بھی بڑھ رہی ہے۔ گوہاٹی میں دریائے برہم پترا کی سطح خطرے کے نشان سے بھی ساڑھے تین فٹ اوپر چلی گئی ہے سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان جورہٹ سب ڈویژن میں ہوا۔ صرف اس ڈویژن میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد سیلاب کے سبب بے گھر ہوئے ہیں۔

● ہوانا ۲ر جولائی۔ کل ہوانا کے نزدیک ایک طیارہ تباہ ہو گیا اس میں ۱۳ افراد سوار تھے جو سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ طیارہ میں نیچے گرنے سے پہلے ہی آگ لگ گئی تھی

● سٹاک ہوم ۲ر جولائی۔ سویڈن کے شاہ گوستاف کی پوتی شہزادی مارگریٹ کی شادی لندن کے ایک صنعت کار مسٹر جان امبلر سے ہو گئی ہے شہزادی کی عمر ۲۰ سال اور ان کے خاوند کی عمر ۳۰ سال ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۱۷۳۸۳

میں مرزا نصیر احمد ولد مرزا محمد حسین صاحب حیثیت مسیح قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور چھاؤنی ڈاکخانہ لاہور چھاؤنی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت گورنمنٹ مبلغ ۱۱۶/- روپے بمع الاؤنس ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد۔ مرزا نصیر احمد گواہ شد سید ولایت حسین شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد طاہر احمد ولد قاضی محمد یوسف مکان نمبر ۶۸۰ گلی نمبر ۲ محلہ بازار صدر بازار لاہور

مسل ۱۶۸۹۳

میں محمد حسین ولد چوہدری غلام قادر قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۰ر جولائی ۱۹۴۰ء ساکن چک ۱۱۴ ۔ ایم ایل تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری غیر منقولہ جائداد ۱) پندرہ ایکڑ نہری زمین چک نمبر ۱۱۴ ۔ ایم ۔ ایل تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت اس وقت پندرہ ہزار روپیہ ہے مگر یہ زمین مجھے حکومت پاکستان کی طرف سے الاٹ شدہ ہے میں نے اس زمین کی قیمت کے طور پر حکومت کو تین ہزار روپیہ ادا کرنا ہے گویا پندرہ ہزار کی جائداد پر تین ہزار قرض ہے ۲) منقولہ جائداد دو بیل جن کی مجموعی قیمت آٹھ صد روپیہ ہے میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی کسی قسم کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔

العبد۔ چوہدری محمد حسین چک ۱۱۴ ۔ ایم ایل فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد۔ عبدالحق چک ۱۱۴ ۔ ایم ایل ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۴ ایم ایل

گواہ شد۔ غلام احمد حنیف معلم وقف جدید حال چک ۹۳ تحصیل لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ۔

T.D.A

شاہ ایران اور وزیر اعظم حسن علی سے صدر ایوب کی طویل بات چیت

سنٹو کا مستقبل اور بھارت کے لئے مغربی طاقتوں کی فوجی امداد زیر بحث آئی

تہران ۳ ؍جولائی۔ صدر ایوب اور شہنشاہ ایران کے درمیان کل صبح رسمی بات چیت کا پہلا دور شروع ہوا دونوں سربراہوں کے درمیان ساڑھے گیارہ بجے صبح بات چیت شروع ہوئی۔ جو دوپہر کے کھانے تک جاری رہی اس بات چیت میں پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر خارجہ ایران مسٹر عباس آرام بھی شریک ہوئے۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق یہ بات چیت بھارت کے لئے مغربی طاقتوں کو دیجا رہی فوجی امداد سنٹو کے مستقبل، ترکی اور مجوزہ افریشیائی کانفرنس کے علاوہ دوسرے بہت سے عالمی امور پر ہوئی ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کل رات شاہ ایران اور صدر ایوب کے درمیان طویل مذاکرات ہوئے۔

صدر ایوب نے کل وزیر اعظم ایران مسٹر حسن علی سے بھی دو گھنٹے بات چیت کی علاوہ ازیں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے علیحدہ ملاقات بھی کی۔ انقرہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں صدر ایوب کے شایان شان استقبال کے لئے تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں شہر کو ترکیہ اور پاکستان کی جھنڈیوں سے دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا ترکیہ میں پاکستان کے سفیر نے کل رات ریڈیو ترکی سے کہا کہ صدر ایوب پاکستانی عوام کی طرف سے ترک عوام کے لئے بہترین پر خلوص تمناؤں کا پیغام لے کر آ رہے ہیں صدر ایوب آج انقرہ پہنچنے کے فوراً بعد اتاترک کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائیں گے آج صدر گرسل اور صدر ایوب کے درمیان رسمی بات چیت شروع ہو جائے گی۔ کل صدر ایوب وزیر اعظم ترکیہ مسٹر انونو سے بات چیت کریں گے۔

شاہ افغانستان کے نام صدر ایوب کا پیغام

تہران ۲ ؍جولائی۔ کابل سے روانہ ہونے کے بعد صدر ایوب نے شاہ افغانستان ظاہر شاہ کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں صدر نے کہا "کابل میں آپ سے جو میری ملاقات ہوئی۔ اسے میں بڑی اہمیت دیتا ہوں اور میں آپ سے جلد از جلد مزید ملاقاتوں کا منتظر رہوں گا۔

صدر کے پیغام میں کہا گیا "آپ کے دار الحکومت سے روانہ ہوتے وقت میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کی حکومت نے میری اور میرے رفقاء کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ گو کابل میں ہمارا قیام بہت مختصر تھا لیکن یہ قیام انتہائی خوشگوار اور مفید رہا میں آپ سے جلد از جلد مزید ملاقاتوں کا منتظر رہوں گا۔ خدا آپ کو افغانستان کے عوام کو خوش و خرم رکھے"

روس انڈونیشیا کو اسلحہ دیتا رہے گا

رنگون ۳ ؍جولائی۔ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان روسی حکومت کی دعوت پر کل رنگون پہنچ گئے اس سے قبل جکارتہ سے روانہ ہوتے وقت روانہ ہوتے وقت آپ نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ روس انڈونیشیا کو اسلحہ مہیا کرتا رہے گا۔ کل انڈونیشیا کے صدر سکارنو اور روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان کے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا تھا کہ ساری بات چیت کے دوران جو سیاسی اور اقتصادی مسائل زیر غور آئے ان سب پر ہمارے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے انڈونیشیا کو اسلحہ مہیا کرنے کے متعلق بھی مفاہمت ہو گئی اعلان میں کہا گیا کہ ایک طویل المیعاد تجارتی معاہدہ کا مسودہ تیار کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا۔

سید نصیر الدین ایڈووکیٹ جنرل بنائے گئے

لاہور ۳ ؍جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے سید نصیر الدین شاہ پبلک پراسیکیوٹر کراچی کو مغربی پاکستان کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کر دیا ہے ان کا تقرر اسی روز سے عمل میں آئے گا جس روز وہ اپنے نئے عہدہ کا چارج سنبھالیں گے۔

جامع تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے:-

روسی وزیر تجارت کو دورہ پاکستان کی دعوت

کراچی ۳ ؍جولائی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کل روسی وزیر تجارت مسٹر نکولائی پاٹولیشیف کو پاکستان کے ساتھ جامع تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے دورہ پاکستان کی دعوت دی ہے۔ آپ نے روسی وزیر تجارت کو اپنی اس دعوت کا اعادہ روسی تجارتی وفد کے سربراہ مسٹر کرتوف سے ملاقات کے دوران کیا جو کل صبح آپ سے ملنے تشریف لائے تھے۔ بعد ازاں مسٹر وحید الزمان نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ روسی وفد کے سربراہ نے انہیں روسی وزیر تجارت کا ایک پیغام بھی دیا ہے آپ نے کہا روسی وزیر تجارت نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ تجارتی معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے جلد از جلد پاکستان آنا چاہتے ہیں۔ مسٹر وحید الزمان نے بتایا کہ دونوں ملکوں کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدہ اس بات چیت کی روشنی میں ہو گا جو قبل ازیں جنیوا میں دونوں ملکوں کے وزرائے تجارت اقوام متحدہ کی تجارت و ترقیات کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ [illegible] حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔

آسام میں تین ہزار افراد کے ڈوب جانے کا خطرہ

برہم پتر کا پشتہ ٹوٹ گیا۔ چار گاؤں ڈوب گئے

نئی دہلی ۳ ؍جولائی۔ (آل انڈیا ریڈیو) آسام میں بارشوں اور دریاؤں میں سیلاب آجانے کی وجہ سے صورت حال خراب ہو گئی ہے۔ اور نوگاؤں کے قریب برہم پتر کا پشتہ ٹوٹ گیا ہے جس کے نتیجہ میں چار گاؤں مکمل طور پر ڈوب گئے ہیں۔ اور کم و بیش تین ہزار افراد کی جانیں خطرہ میں پڑ گئی ہیں جو دریا کے دوسرے پشتہ پر پناہ لئے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ بھی کمزور پڑتا جا رہا ہے۔

ادھر پاکستانی اخبارات کے مطابق گوہاٹی پہنچنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ وسیع تر علاقوں میں پانی ہی پانی پھیلا ہوا ہے اور صوبہ کے تمام دریا اور ان کی معاون ندیوں میں زبردست طغیانی آئی ہوئی ہے۔ حکومت کی طرف سے گھرے ہوئے علاقوں میں فوری طور پر امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ لیکن کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں مدد کا پہنچنا دشوار ہو گیا ہے اور ہر طرح کے ذرائع رسل و رسائل تباہ ہو گئے ہیں۔ ان علاقوں میں کشتیوں کے ذریعہ امداد مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ابھی تک کسی قسم کے جانی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ لیکن خدشہ ہے کہ بہت سے لوگ سیلاب کے پانی میں بہہ گئے ہیں۔ اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

پاکستان نے ہلاک ہونے والے افراد کا معاوضہ طلب کر لیا

کراچی ۳ ؍جولائی۔ گذشتہ دو ماہ کے اندر بھارت کی طرف سے کشمیر میں جنگ بندی لائن کی متعدد بار خلاف ورزی پر پاکستان نے بھارت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ بھارتی دستوں کی فائرنگ سے جو جانی نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ دیا جائے پاکستان نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کے جو لوگ ذمہ دار ہیں انہیں سخت سزا دی جائے تاکہ اس قسم کے واقعات دوبارہ نہ ہو سکیں۔

پانچ کروڑ کی روئی تباہ ہو گئی

کراچی ۳ ؍جولائی۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت رانا عبد الحمید نے یہاں بتایا کہ حیدرآباد کے حالیہ طوفان سے روئی کی تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار گانٹھیں ضائع ہو گئی ہیں اور اس طرح ۵ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں عنقریب حیدرآباد جاؤں گا اور موقع پر نقصان کا اندازہ کروں گا۔

الجزائر میں بغاوت

الجزائر ۳ ؍جولائی۔ (آل انڈیا ریڈیو) بی۔ بی۔ سی الجزائر میں ایک بااثر فوجی افسر کرنل محمد شیبانی نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور سرکاری فوج اور باغیوں میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔

الجزائر کے سربراہ جناب محمد بن بیلا نے اعلان کیا ہے کہ میری حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن صورت حال قابو میں ہے اور باغیوں کو کچلنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اب تک جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق بغاوت الجزائر کے جنوبی علاقہ میں ہوئی ہے اور باغی فوج نے کچھ شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں سے تین شہر سرکاری فوج نے واپس لے لئے ہیں

بھارت ایک لاکھ ٹن چاول کی نقد قیمت ادا نہیں کرے گا

کراچی ۳ ؍جولائی (آل انڈیا ریڈیو) بھارت کے ایک سرکاری وفد نے پاکستان سے ایک لاکھ ٹن چاول خریدنے کی بات چیت شروع کر دی ہے۔

وفد کے ارکان جمعہ کو راولپنڈی جائیں گے جہاں اس سلسلہ میں سمجھوتہ کو آخری شکل دی جائے گی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ سمجھوتہ مال کے بدلے مال کی بنیاد پر طے کیا جائے گا۔ اور چاول کی قیمت کے بدلہ بھارت پاکستان کو مجوزہ سمجھوتہ کے تحت اشیاء فراہم کرے گا۔

حیدرآباد کے طوفان زدہ علاقے کے لئے کینیڈا کی ریڈ کراس کا عطیہ

کراچی ۳ ؍جولائی۔ کینیڈا کی ریڈ کراس سوسائٹی نے حیدرآباد کے طوفان زدہ علاقہ کے لئے دس ہزار ڈالر کی امداد دی ہے۔ یہ رقم پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے ذریعہ تقسیم کی جائے گی۔ یہ بات کینیڈا کے ہائی کمشن کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتائی گئی ہے۔

دعائے مغفرت

پتوکی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ میرزا امیر بیگ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۵